نمبر ۴ | قادیان دارالامان - ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم شعبان سنہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

کتاب تذکرۃ الشہادتین زیر طبع ہے جس مین حضرۃ اقدس ؑ نے کابل کی ان دو شہادتون کا ذکر کیا ہے جن مین سے ایک تو امیر عبدالرحمن خان والئے کابل اور دوسری ان کے جانشین امیر حبیب اللہ خان والئے کابل کے ہاتھ سے وقوع مین آئی ہین یہ کتاب بذریعہ میگزین انگریزی زبان مین اور نیز فارسی زبان مین بھی ترجمہ ہوکر شائع ہوگی +

لاہور کی احمدی جماعت نے کتاب مذکورہ بالا کی تصنیف اور اشاعت کے لئے کچھ رقم امدادی طور پر دینی کی ہے دیگر مقامات کی احمدی جماعتون کو بھی چاہیئے کہ اس کتاب کی اشاعت مین سعی بلیغ فرماوین چونکہ اس کتاب کی کثرۃ اشاعت کی بہت ضرورۃ ہے اس لئے باجازت حضرۃ اقدس اگر مختلف جماعتیں اپنے اپنے اخراجات پر مختلف مقامات مین چھپواکر شائع کرین تو بہت مناسب ہوگا +

حضرت حکیم نورالدین صاحب - رسالہ ترک اسلام کے جواب کا مسودہ لکھ چکے ہین اب کاتب کو کتابت کے واسطے دیدیا گیا ہے امید ہے کہ چند دنون مین چھپنا شروع ہوگا حکیم صاحب کی دلی خواہش ہے کہ اس کی کثرۃ سے اشاعت ہو اس لئے احمدی جماعۃ کو اس مین ایک وافر حصہ لینا چاہیئے +

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء لاہور نے جو کہ ماہ ستمبر مین صرف حضرۃ اقدس کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے لئے قادیان آئے تھے وعدہ فرمایا ہے کہ ترک اسلام کے رد مین جو کتاب قادیان مین لکھی جاوے گی اُسے اپنے خرچ سے ایک ہزار چھپاکر مفت شائع کرین گے +

حکیم صاحب موصوف نے حضرۃ اقدس کی خدمت مین یہ بھی درخواست کی تھی کہ اگر امہات المومنین کا جواب بھی لکھا جاوے تو وہ اُسے بھی اپنے اخراجات پر طبع کر کے شائع کرنا پسند کرتے ہین +

چودہری غلام حیدر صاحب نمبردار احمدی ساکن موضع گوچک ضلع گوجرانوالہ اس تحریک کی بڑے زور سے تائید کرتے ہین جو کہ چودہری سرفراز علی صاحب نے بذریعہ البدر ۲ - اکتوبر کو اپنی زمیندار احباب کی خدمت مین میگزین کی اشاعت کے بارہ مین پیش کی تھی +

مقدمہ - ۱۷ - اکتوبر کو جو مقدمہ کرم دین صاحب بنام حضرۃ اقدس ؑ جناب حکیم فضل دین صاحب تھا اس مین صرف مستغیث کا بیان اور ایک شہادۃ لی گئی ہے آئندہ ۱۲ نومبر اس کی تاریخ مقرر ہوئی ہے +

مولوی محمد یمین صاحب دانہ ضلع ہزارہ سے قادیان مین چند ماہ قیام کرنے اور حضرۃ اقدس کے فیوض سے بہرہ ور ہونیکو تشریف لائے ہین

ہفتہ مختتمہ - ۱۰ - اکتوبر مین سید شاہ زمان و میان عبدالرحمن علاقہ کاغان سے - شیخ عبدالحکیم صاحب ہوشیارپور سے - میان فضل دین صاحب زرگر اور مستری الہی بخش صاحب اینڈ کو سیالکوٹ سے - مولوی فضل الہی صاحب احمدی ٹھیکیدار احمد آباد سے - میان عبدالکریم صاحب لودیانہ سے - میان یوسف علی صاحب سیالکوٹ سے - شیخ محمد اسمعیل صاحب و میان محمد صاحب مالک کارخانہ روئی لائل پور سے - حضرۃ اقدس کی مزکی نفس مجلس سے بہرہ ور ہونے کے لئے تشریف لائے +

ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور اور میان ظفر حسین صاحب سٹوڈنٹ میڈیکل کالج لاہور - مورخہ ۱۰ - اکتوبر کو آئے اور ۱۱ - کو واپس چلے گئے +

۱۱ - اکتوبر کو سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر جمون سے اور میان معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور قادیان مین وارد ہوئے

اسی دن شام کے بعد حضرۃ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے معہ اپنے اہلبیت کے آگرہ سے تشریف لا کر دار الامان کو زینت بخشی ❊

۱۶۔ اکتوبر کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مقدمہ کی تقریب پر گورداسپور تشریف لیگئے اور ۱۸ کو واپس آ گئے ❊

چودہری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ اور چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے وارد قادیان ہوئے ❊

فاضل مولوی محمد احسن صاحب ۱۳۔ اکتوبر کو امروہہ سے وارد قادیان ہوئے ❊

نورافشان اور ست گورو

ایک مسیحی نامہ نگار اخبار نورافشان مطبوعہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں گرنتھ کی تعلیم اور ست گور کی ضرورۃ پر تحریر فرماتے ہین کہ تمام گرنتھ مین اس امر کی ضرورۃ جتائی گئی ہی کہ ست گور کے بغیر نجات حاصل نہین ہو سکتی لیکن باوجود ست گور کی ضرورت کو تسلیم کرنے کے ست گور کا نام نہین بتایا گیا۔ تا انسان کی طبیعت سے وہ پریشانی دور ہو جاوے۔ جس کی تلاش مین اس کی روح مضطر اور سرگردان ہے۔ کیونکہ بغیر سچے گورو کی اطاعت اور فرمانبرداری کے علم اور گیان حاصل نہین ہو سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب علم اور گیان حاصل نہین ہوا تو وہ سچی عبادت جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اس سے ادا نہین ہو سکتی ❊

فاما الجواب واضح ہو کہ اگرچہ نامہ نگار گرنتھ کی تعلیم پر مضمون لکھ رہا ہے لیکن اس کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گرنتھ کی تعلیم سے بالکل ناواقف اور محض بے خبر ہی کیونکہ گرو نانک صاحب نے بارہا اس سچے اور مطہر گرو کا نام اپنے شبدون مین بیان فرمایا ہے جس کا وہ خود چیلا تہا۔ اور جس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے اس نے وہ دائمی اور ابدی اور لازوال نعمت حاصل کی جو کسی اور کی اطاعت سے انسان کو حاصل نہین ہو سکتی۔ اسی حیات جاودانی کے حاصل کرنے کے واسطے جسکو نجاۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے اس نے ہزارہا کوس کا سفر پیادہ کیا اور جب تک اس کو وہ کامل تسلی حاصل نہ ہوئی جس کی تڑپ اس کی روح مین موجود تھی۔ وہ ایک دم بھر کے لئے راحت اور آرام سے نہ سویا اور کسی قسم کا چین اور سکھ اپنے اوپر گوارا نکیا جب تک کہ وہ در مقصود جس کی تلاش مین وہ سرگردان تہی ہاتھ نہ آیا۔ گورونانک کا جنم چونکہ ہندو کے ایک خاندان مین ہوا تہا جہان شرک اور بت پرستی کے ظلم کے سوا اس کو اور کچھ نظر نہ آتا تہا۔ اور فطرۃ سلیم اس کو مجبور کرتی تھی کہ زمین و آسمان کا خالق ایک زبردست مالک ہونا چاہئے نہ کہ پتھر۔ اور اس لئے اس کو اپنے والدین کے گھر کو الوداع کہنا پڑا۔ اور تلاش یار مین کو بکو حیران و سرگردان پھرا حتی کہ اس کو ایسا ایک دوست نہ مل گیا جس نے اس کو ایسے سچے اور پاک اور مطہر گورو کا پتہ ندیا جو ست گرون کا گرو اور سب ہادیون کا ہادی ہے۔ گھر سے نکلکر آپنے ایک اسلامی شیخ کے ہاتھ پر بیعت کی اور مختلف اسلامی خانقاہون پر چلہ کشی کرتے رہے چنانچہ تاریخ اور آثار سے ثابت ہی کہ گورو نانک صاحب بمقام سرسہ شاہ عبد الشکور صاحب کی خانقاہ پر چالیس دن تک چلہ مین مشغول رہے اور پھر اسی طرح ملتان مین شاہ شمس تبریز کے روضہ مبارک پر چلہ کشی کرتے رہے اور باوا فرید صاحب شکر گنج کے روضہ پر چلہ نشین رہے اور معین الدین چشتی کی خانقاہ پر معتکف رہے۔ ہر ایک شخص جو اس ملک ہندوستان اور خصوصاً پنجاب کا باشندہ ہی لفظ چلہ سے سمجھ سکتا ہی کہ باوا نانک صاحب کس شغل مین مشغول رہے۔ یہ ایک عام اور واضح بات ہے کہ کسی مسلمان شیخ کی قبر پر بیٹھکر چلہ کشی کرنا کس مذہب کا طریق ہے اور پھر وہان کیا کیا پڑہا جاتا ہی۔ ایک ادنی معلومات کا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ وہان پر ذکر لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے سوا اور کچھ ذکر نہین کیا جاتا ❊

جب گورو نانک صاحب چار مقامات کے چلون سے فارغ ہوئے تو انہون نے ممالک اسلامیہ کا سیر کیا اور کابل اور افغانستان اور بخارا اور ملکون کا سیر کرتے ہوئے مکہ معظمہ مین پہونچے اور حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ مین زیارۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرفیاب ہوئے۔ جب اتنی مدۃ تک وہ اسلامی ممالک مین رہے اور بہت سے اولیائے کرام کی صحبت سے مستفیض ہوئے اور مقام اطمینان تک پہونچ گئے تو انھون نے اپنے وطن کی طرف مراجعت کی اور اپنے دلی جذبات کو اپنی ایک پوشش کے ذریعہ سے ظاہر کیا جو چولہ صاحب کے نام سے مشہور ہی اور اب تک بڑے حفاظت سے بمقام ڈیرہ باوا نانک رکھا ہوا ہے۔ جہان بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اور سکھ صاحبان زیارت کے لئے آتے ہین لیکن سوال یہ ہے کہ اس چولہ مین کیا لکھا ہوا ہے۔ اور اس کو کھول کر دیکھا جاوے تو اس سے کیا عیان ہوتا ہی۔ جواب یہی ہے کہ اس چولہ مین گورو نانک صاحب نے اپنا مذہب کھلے کھلے طور پر اسلام اور سچے گورو کا نام جس سے اس کو فیضان حاصل ہوا۔ بتلا دیا۔ اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے جس کسی کو شک ہو وہ خود وہان جا کر دیکھ لے۔ اس چولہ مین کلمہ شریف آیۃ الکرسی اور اور قرآن شریف کی آیات لکھی ہوئی ہین اور خصوصاً چشتیہ خاندان کے وظائف جن کو صفائی قلب کے لئے وہ ورد کرتے رہے۔ بعض مقامات پر ہندسے بھی لکھے ہوئے ہین۔ جن سے معلوم ہوتا ہی کہ وہان چلون کے دنون ان آیات اور کلمات طیبات کے تعداد مقرر کر کے پڑہا کرتے تھے جیسا کہ مشائخ چشتیہ کا طریق ہے۔ اس چولہ مین صاف صاف لکھا ہے۔ **ان الدین عند اللہ الاسلام** یعنی سچا دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہی اور اسلام کا اصول تو ظاہر ہے۔ یعنی خدا تعالی کی توحید کو ماننا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرنا۔ پس معلوم ہوا کہ گرو نانک صاحب نے صاف طور پر ست گورو کا نام علی الاعلان بتا دیا ❊

چولہ صاحب کے بعد ہم گرنتھ صاحب کی طرف رجوع کرتے ہین اور ہم نے گرنتھ صاحب کو دوسرے مقام پر اس وجہ سے رکھا ہے کہ گرنتھ صاحب ایسی کتاب نہین جو دست برد زمانہ سے محفوظ رہی ہو۔ بعض دفعہ تو ایسا ہوا ہے کہ بہت سی پنجابی پیشواؤن نے کچھ پنجابی نظمین بنائین اور چونکہ گرو نانک صاحب کا کلام کچھ شہرۃ یافتہ ہو چکا تھا اس لئے اس کے آخر نانک کا تخلص لگا دیا تا کہ شہرۃ یافتہ کلام مین ملکر یہ بھی شہرۃ کے مقام تک پہونچ جاوین۔ دوم یہ کہ گرنتھ صاحب خود باوا صاحب کے وقتمین جمع نہین ہوا اور بعد مین جمع ہوا لیکن تاہم جو کچھ موجود ہے اس مین بھی وہ توحید موجود ہے جو قرآن کریم سے لی گئی ہے چنانچہ ان کا ایک شبد ہی ❊

پیر پیغمبر سالک سید اور شہید۔ شیخ مشائخ قاضی ملا در درویش رسید

برکت تن کو اگلی پڑہندی رہی درود

یعنی جس قدر پیغمبر اور سالک اور سید اور شہید گذرے ہین اور شیخ اور مشائخ اور قاضی اور ملان اور نیک درویش ہوگذرے ان مین ان سب کو برکت ہے جو درود پڑہتے رہے یہ اشارہ اس آیت کی طرف ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون الخ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اللہ اور اس کے فرشتے اس کے نبی پر درود بھیجتے ہین اے وے لوگو جو ایماندار ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔ اے نبی ان کو کہدے اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے پیار کرے اور تمہارے گناہ بخشدے ❊

اب ناظرین غور سے دیکھین اور مسیحی نامہ نگار بھی ذرا عقل سے کام لے کہ کیا باوا نانک صاحب نے ست گور کا نام نہین بتایا اور کیا اب بھی نامہ نگار کی آنکھون سے پوشیدہ ہے پھر ایک اور شبد باوا صاحب کا جو زبان زد خلائق ہی جسمین وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثنا کرتے ہین اور یہ شبد اور ایسا ہی اور صدہا دیگر شبد ہین جو سینہ بسینہ چلے آئے گرنتھ کے اشعار کی نسبت جو دو سو برس عوام الناس کی زبان سے لکھے گئے زیادہ معتبر ہے ❊

کلمہ کہون تو کل پڑہے بن کلمہ کل نا آ
جہان کلمہ کھو دئے سب کل کلمہ

نوٹ آج کل لودیانہ کے عیسائی اخبار نورافشان مین ایک مسیحی صاحب الہام پر بحث کر رہے ہین چونکہ ان کا مضمون ابھی مکمل نہین معلوم ہوتا۔ اس لئے فی الحال ہم کچھ نہین لکھتے باقی آئندہ۔

یعنی مجھے اسی مین آرام ملتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہون اور بغیر اس کے مجھے آرام نہین آتا جہان کلمہ کا ذکر ہو تو تمام آرام اس سے ملجاتے ہین اور یقین اور بھی زیادہ ہوتا ہے +

یہان تک تو مسیحی نامہ نگار کو ہم نے گرنتھ صاحب - چولا صاحب اور دیگر شبدون سے بتلا دیا کہ گورو صاحب کو سچے گورو کا نام معلوم تھا اور انہون نے قولاً اور فعلاً اور عملاً اس ست گورو کا نام بتا دیا - اور اس کی اطاعت اور فرمابرداری کو اپنی نجات کا ذریعہ ٹھہرا کر تاکید کر دی اور کہدیا کہ بے اس کے نام کے کوئی اطمینان اور تسلی نہین +

لیکن ہم مسیحی نامہ نگار کو یہ جتلائے بغیر بھی نہین رہ سکتے کہ وہ ناحق دوسرون کو تحقیقات کی طرف متوجہ کرتے ہین حالانکہ وہ خود تحقیقات سے بے بہرہ ہین - ان کو چاہیے کہ وہ اپنی کتابون کا تدبر اور تفکر سے مطالعہ کرین کہ ان کی کتابون مین ست گورو کا نام بتایا گیا ہے - پس نامہ نگار کو اور تمام عیسائیون کو معلوم ہو کہ توریت اور انجیل اگرچہ تحریف اور تغیر و تبدل سے خالی نہین لیکن جو کچھ اب تک ہمارے ہاتھہ مین ہے اس سے بھی سیدنا و مولانا حضرۃ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی ست گورو نہین بتایا گیا - چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے توریت مین یہ بات کہکر کہ خدا سینا سے آیا اور شعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے ان پر چمکا صاف جتلا دیا کہ جلالت الٰہی کا ظہور فاران پر آکر اپنے کمال کو پہونچگیا اور آفتاب صداقت کی پوری پوری شعاعین فاران پر سے آکر ظہور پذیر ہوئین - اسیطرح داؤد علیہ السلام اپنی زبور مین اس ست گورو کی تعریف مین یون مدح سرائی کرتے ہین - تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ - تیرے لبون مین نعمت بنائی گئی - اس لئے خدا نے تجھے ابد تک مبارک کہا - اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے اپنی ران پر لٹکا - اسی طرح یسعیاہ نبی نے اپنے صحیفہ مین اس ست گورو کی یون خبر دی ہے - دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اس پر رکھی وہ قومون پر راستی ظاہر کریگا وہ نہ گھٹے گا اور نہ مٹ سکے گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نکرے - ایسا ہی یوحنا انجیل مین اس ست گورو کی تعریف کی گئی ہے +

مین تو تمہین توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے مجھ سے قوی تر ہے کہ مین اس کی جوتیان اُٹھانے کے لائق نہین ہون وہ تمہین روح قدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا +

اب اس جگہ پر صاف ظاہر ہے کہ مسیح کے بعد ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نبی مبعوث نہین ہوا اور نہ کسی نے اپنی امت کو روح اور آگ سے بپتسمہ دیا - کیونکہ بجز مسلمانون کے اور کوئی قوم دنیا مین موجود نہین جو روح سے تائید یافتہ ہو اور آگ سے یعنی عشق الٰہی کی آگ ان کے سینہ مین شعلہ زن ہو - اور اگر کوئی قوم ہے تو وہ قوم - یا اس کا کوئی فرد دنیا مین پیش ہو - اور دعویٰ کرے کہ وہ خود یا اس کی قوم کوئی فرد روح القدس سے تائید یافتہ ہے - لیکن اس سوال کا جواب بجز نفی اور کچھ نہین - پس یہ بات نہایت صاف اور روشن ہے کہ تمام انبیاء جن کا ذکر توریت اور انجیل مین ہے حضرۃ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ست گورو ہونے پر گواہی دیتے رہے - پس جب کہ وہ خود اپنے عمل سے اس ست گورو سے منحرف ہین جس کی نسبت خود ان کی کتابون مین پکارا گیا ہے - تو پھر دوسرون کو یہ کہنا کہ ست گورو کا نام نہین بتایا گیا نہایت درجہ کی بے علمی پر دال ہے - کیونکہ وہ دوسرون کی آنکھ کا تنکا تو دیکھ لیتے ہین لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نہین دیکھ سکتے +

اب ہم ہر ایک حق پرست اور راستی کے طالب کو عرض کرتے ہین کہ وہ اس ست گورو کی اطاعت اور فرمابرداری اختیار کرے اور اس کے آگے سر تسلیم کو خم کرے جو تمام نبیون کا سردار اور تمام گورون کا گورو اور تمام اولین اور آخرین کا پیشوا اور امام ہے اور وہ ذات پاک حضرۃ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور یہی ایک آفتاب صداقت ہے جس کی شعاعین ہزارہا دلون کو منور کر رہی ہین - اور جس نے اپنے پاک اور لطیف نور سے بیشمار سینون کو اندرونی ظلمتون سے پاک کر کے اس نور قدم تک پہونچا دیا جو سب جانون کی جان اور تمام برکات کا سرچشمہ ہے -

محمد ہست نقش خداست - کہ ہرگز چنو بے گیتی نخاست
نبی ایو دار راستی بحر و بار + بکردار آن شب کہ تاریک تار
خدا لیش فرستاد و حق گستر ید + زمین ایدان مقدمے جان دمید
نہالیست از باغ قدس کمال + ہمہ آل او ہمچو گلہائے آل

اب اگر مسیحی نامہ نگار کو یہ شک ہو کہ بجز ذات پاک محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کے اور کوئی گورو گرنتھ بھی ہے جس پر ایمان لانے اور عمل کرنے سے انسان روحانی برکتین حاصل کر سکتا ہے اور فتح اور گیان کا نقارہ بجا سکتا ہے تو وہ بتا دو کہ وہ اور کون ہے اور جیسا کہ ہم اول بھی اشارہ اس امر کی طرف کر آئے ہین اسے چاہیے کہ دنیا کو وہ علی الاعلان ثابت کر دے کہ خدا تعالےٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور وہ روح القدس سے تائید یافتہ ہے اور اس کی صحبت سے انسان خدا کو بچشم خود دیکھ سکتا ہے - لیکن ہم نہایت سچے دل سے اظہار کرتے ہین کہ کوئی عیسائی یا یہودی یا مجوسی یا آریہ یا ہندو مقابلہ کے لئے میدان مین نہین نکلیگا - وجہ اس کی یہ ہے کہ کوئی کتاب دنیا مین ایسی نہین جو بجز قرآن شریف کے دنیا پر توحید کا اثر ڈال سکے اور کوئی آفتاب صداقت نہین جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے انسان کو مجلے کر سکتا ہو - قرآن کی تباع اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے قرون دل سے اب تک صدہا بزرگان دین اسلام مین ..... ہوئے ہین جنہون نے اپنی عملی زندگی سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ روح القدس سے مؤید اور خدا تعالےٰ کے انوار و برکات سے مالامال تھے اگر ہم اس پر بسط سے بحث کرین تو صدہا دفتر طیار ہو جائین لیکن ہم اس زمانہ مین ایک مقدس انسان کو پیش کرتے ہین جو اس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے ست گورو ہوکر انسانون کے سینون کو توحید کے انوار و برکات سے پر کرنیکے واسطے مامور کیا گیا ہے - پس جو شخص اس ست گورو کے ہاتھ سے جام وصال پیئے گا وہ کبھی نہ مریگا بلکہ وہ ہمیشہ کی زندگی پائیگا - وہ ست گورو اور سچا ہادی حضرۃ

امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب کی ذات بابرکات ہے

جس کے ہاتھ سے اب تک ہزارہا مردے زندہ ہو چکے ہین اور صدہا ایسے انفاس طیبہ موجود ہین جو خدا تعالےٰ کے پاک نام اور اس کی پاک توحید اور حضرۃ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر اپنی پیاری جانون کو نثار کرنیکے واسطے طیار ہین - پس اے وہ لوگو جو ہمیشہ کی زندگی کے بھوکے اور کوثر کے طالب ہو اس

مہدی وقت اور مسیح زمان

کی اطاعت مین سر اطاعت کو خم کرو تا خدا تم پر رحم کرے اور ان برکات سے مالامال کرے جنکی نسبت انبیاء اور اولیاء سابقین بطور پیشگوئی کے فرماتے چلے آئے ہین -

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

اللھم اجعلنا منہم - وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین +

ن - ب احمدی

قصبہ پسرور ضلع سیالکوٹ مین

تبلیغ حق

دافعہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ کو مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب احمدی سیالکوٹی باستدعائے جماعت احمدیہ بمقام پسرور تشریف لے گئے اور ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ سے ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ تک برابر روزانہ بمسجد حکیم خادم علی صاحب احمدی حضرۃ اقدس مسیح موعود

علیہ السلام کے دعاوی حقہ کے متعلق قرآن و حدیث سے بطور تبلیغ وعظ فرماتے رہے اور عام و خاص مسلمانان ان کے مدلل بیانات سے فائدہ اٹھاتے اور محظوظ ہوتے رہے۔ ۲۳ ستمبر کو مولوی ابراہیم صاحب ولد مستری قادر بخش صاحب سیالکوٹی بھی تشریف لائے۔ ان کی تشریف آوری سے عام لوگوں میں ایک شورش اور جوش پیدا ہو گیا اور اسی روز مولوی صاحب موصوف کی طرف سے چودھری عبد اللہ صاحب غیر مقلد اعلیٰ نمبردار پسرور مولوی ابو یوسف صاحب کے پاس آئے اور مولوی ابراہیم صاحب کے ساتھ مباحثہ کرانے کے واسطے کہا۔ مولوی ابو یوسف صاحب نے فرمایا کہ مباحثات کا کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکلتا اور نہ میں مولوی ابراہیم صاحب سے مباحثہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ تحصیل حاصل ہے۔ مولوی صاحب موصوف سے کئی بار میرا مباحثہ مختلف مقامات سیالکوٹ۔ وزیر آباد اور جہلم وغیرہ میں ہو چکا ہے اور نتیجہ کچھ صادر نہیں ہوا اور یہ سب مباحثات مطبوع ہو کر شائع بھی ہو چکے ہیں آپ لوگ وہ تحریریں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں مباحثہ کے لیے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اجازت بھی نہیں۔ کیونکہ اکثر مباحثات کا نتیجہ سوائے تشویش حکام کے اور کچھ .... ثابت نہیں ہوتا تب اس پر چودھری صاحب موصوف نے اصرار کیا۔ مگر مولوی ابو یوسف صاحب انکار ہی کرتے رہے۔ آخر چودھری صاحب نے مجبور ہو کر یہ فرمایا کہ اچھا آپ بالمقابل وعظ کریں اور جلسہ عام میں وعظ کریں۔ لیکن چونکہ یہ بات بھی بلفظ دیگر مباحثہ ہی تھی اس لئے مولوی صاحب نے بالمقابل وعظ کرنا بھی پسند نہ کیا مگر پھر بھی چودھری صاحب نے اصرار کیا کہ آپ صرف وعظ کر کے چلے آویں ہم بیانات کا موازنہ خود کر لیں گے اور حفظ امن کے ہم خود ذمہ وار ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ تحریری رقعہ بھیجدیں جس میں وقت اور مکان اور حفظ امن کی شرط ہو۔ پس اس بات کو چودھری صاحب منظور فرما کر تشریف لے گئے اور شہر میں عام اعلان کر دیا کہ آج ہر دو مولوی صاحبان کا وعظ ہوگا اور ایسا معلوم ہوا کہ چودھری الطاف علی صاحب ذیلدار پسرور نے ایک رقعہ بنام تھانہ دار صاحب تھانہ پسرور بھیجدیا کہ چند سپاہی اور ایک سارجنٹ حفظ امن کے لئے ہمیں ملنا چاہیے۔ اور باقی مضمون رقعہ سے ہمیں مفصل اطلاع نہیں۔ تھانہ سے اس کا یہ جواب آیا کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی اور جماعت احمدیہ کا باہم مدت سے تنازع ہے اور باہمی ہر دو فریق کے مقدمات بھی عدالت میں دائر ہیں اس لئے مباحثہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ مخل امن عامہ ہے ہاں ہر دو مولوی صاحبان علیحدہ علیحدہ وقتوں میں یعنی ایک دن ایک اور دوسرے دن دوسرا وعظ کر سکتے ہیں۔ یہ رقعہ بعینہٖ مولوی ابو یوسف صاحب کے پاس پہنچا مولوی صاحب نے اس پر الفاظ ذیل لکھ کر اور اپنے دستخط کر کے واپس کر دیا کہ میں قطعاً مباحثہ پر راضی نہیں اور نہ میں بالمقابل وعظ کرنا چاہتا ہوں ہاں سامعین اگر وعظ سننا چاہیں تو علیحدہ علیحدہ وقتوں میں سن سکتے ہیں۔ پس اس کے بعد اس رقعہ کے متعلق کوئی تذکرہ نہ ہوا اور مولوی صاحب نے بدستور سابق حکیم خادم علی صاحب احمدی کی مسجد میں وعظ کیا اور مولوی ابراہیم صاحب نے جامع مسجد میں وعظ کیا۔ اور فریق ثانی کی طرف سے ایک دو آدمی بھی بلانے کے لیے آئے مگر جماعت احمدیہ اور نیز مولوی ابو یوسف صاحب نے جانے سے انکار کیا

۲۴ ستمبر کو مولوی ابراہیم صاحب کے وعظ کے اثر سے عوام میں ایک جوش پیدا ہو گیا اور ہر طرف سے یہ آوازیں کانوں میں پہنچنے لگیں کہ اب مرزائی کیوں باہر نہیں نکلتے اور کیوں مقابلہ نہیں کرتے اور فریق ثانی کی طرف سے بار بار پیغام آنے لگے کہ آج مولوی ابو یوسف صاحب کو جامع مسجد میں ضرور بالمقابل وعظ کرنا ہوگا۔ اور ہم لوگ امن کے ذمہ وار ہیں لیکن مولوی ابو یوسف صاحب بالمقابل وعظ کرنے سے انکار کرتے رہے اور کہا کہ یہ مباحثہ ہی ہے وعظ نہیں اور میں اسے پسند نہیں کرتا۔ تین بجے دن کے قریب ایک شخص چودھری عبد اللہ صاحب اعلیٰ نمبردار کا دستخطی رقعہ لیکر آیا جس کی نقل حرفی بحرف ذیل میں درج ہے:

مولوی مبارک علی صاحب

اگر آپ کو منظور ہو۔ تو آپ تشریف لا کر اپنا خیال ہو بیان کرو۔ اور مولوی ابراہیم صاحب کا سنو۔ فریقین کے دلائل کا موازنہ کرنا ہمارا اختیار ہے جسکو مطابق کتاب اللہ پاویں گے اس کی اتباع کریں گے۔

المرقوم ۲۴ ستمبر سنہ ۳ء دستخط محمد عبد اللہ نمبردار

مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب نے اس رقعہ کو میاں محمد ابراہیم صاحب ٹھیکہ دار کی معرفت واپس کر دیا اس وجہ سے کہ نہ اس میں امن کی ذمہ داری ہے اور نہ وعظ کی درخواست بلکہ یہ تو عین مباحثہ کی تجویز ہے۔ اس کے بعد میاں محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار پیغام لائے کہ چودھری الطاف علی صاحب مولوی صاحب کو اپنے مکان پر بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں امن کا ذمہ وار ہوں۔ اور مولوی صاحب صرف اپنا وعظ سنا کر چلے آئیں اور ان کو کسی قسم کی روک نہیں ہوگی اور ہم شرائط وعظ کا بھی فیصلہ کرا دیں گے۔ وہ صرف اپنے دلائل سامعین کو سنا دیں اور بالخصوص لفظ توفی پر اپنے بیان میں بحث کریں کہ اس میں بوجہ مولوی ابراہیم صاحب اکثر لوگوں کو شبہ پڑ گیا ہے اور بحث مباحثہ کوئی نہیں ہوگا۔

اس پر مولوی ابو یوسف صاحب بعد ادائے نماز عصر معہ احباب چودھری الطاف علی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور اتفاق سے چودھری صاحب راستہ میں ہی مل گئے تب چودھری صاحب نے بڑی تسلی دی۔ اور اس وعدہ پر کہ صرف آپکا وعظ ہوگا۔ اور جو شخص خلل امن کا موجب ہوگا اسے مجلس سے نکال دیا جاوے گا اور پولیس کے دو سپاہی بھی متعین ہو گئے۔ ہم چودھری صاحب موصوف کی اس امن پسندی اور نیک نیتی کے بہت شکرگذار ہیں کہ محض دینی فائدہ کے حاصل کرنے کی غرض سے انہوں نے اسقدر کوشش فرمائی۔ اب مولوی ابو یوسف صاحب کو کہا گیا۔ کہ آپ اپنا وعظ شروع کریں۔ ابھی مولوی صاحب بیٹھے ہی تھے کہ ایک کاغذ جس کی پیشانی پر کچھ لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا مولوی ابراہیم صاحب کی طرف سے ان کے سامنے پیش کیا گیا مولوی صاحب موصوف نے اس کے لینے سے انکار کیا اور بغیر پڑھنے کے رد کر دیا۔ اور کہا کہ میرا مولوی ابراہیم صاحب سے اس وقت کوئی خطاب نہیں ہے اور نہ میں انہیں مخاطب کرتا ہوں اور نہ اس وقت کوئی ان کا خط لے سکتا ہوں۔ اس کے بعد وعظ کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور معاً دوسری جانب سے مولوی ابراہیم صاحب بھی کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں پہلے بیان کروں گا۔ اور اس پر بہت اصرار کیا اور ان کے بعض رفقاء نے بھی اسی پر زور دیا اور یہ بھی کہا کہ اگر مولوی ابو یوسف صاحب پہلے بیان کریں تو بعد میں بیان کروں گا اور ان کو میرا بیان سننا ہوگا۔ اور مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا آپ علم مناظرہ سے واقف نہیں ہیں۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا کہ میں تو آپ کو مخاطب ہی نہیں کرتا۔ پھر مناظرہ اور علم مناظرہ کیسا۔ اور میں نہ بالمقابل وعظ کرتا ہوں صرف سامعین کی درخواست پر کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں آپ برائے مہربانی خاموش رہیں اور سنیں۔ تب چودھری الطاف علی صاحب نے حسب وعدہ انہیں بٹھلا دیا۔ اور مولوی ابو یوسف صاحب وعظ کہنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور ایک مرتب مضمون جو مسیح کی وفات اور سنت اللہ کی تعریف و تشریح اور مسیح علیہ السلام کے بجسد عنصری آسمان پر جانے کے خلاف اور نیز لفظ توفی کی تحقیق کے متعلق نہایت مدلل اور علمی رنگ میں تھا۔ بیان کرنا شروع کیا جسکو سامعین میں سے اہل علم اور نو تعلیم یافتہ لوگوں نے بڑی دلچسپی اور توجہ سے سنا۔ اگرچہ نافہم لوگ رام رولا بھی کرتے رہے۔ مگر مولوی صاحب بڑے استقلال سے اپنا مضمون سناتے رہے اور زیادہ خوبی کی بات یہ تھی کہ مضمون کا روئے سخن کسی خاص آدمی یا مسمی کی طرف نہ تھا اور لفظ توفی کی بحث میں توفی کے معنے موت اور قبض روح کے کتب لغت صراح قاموس۔ اقرب الموارد۔ منتہی الارب۔ اساس البلاغہ تاج العروس صحاح جوہری۔ لسان العرب وغیرہ سے ثابت کر دئے اور آخر یہ فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور انسان مفعول۔ لفظ توفی کے کوئی اور معنے سوائے موت اور قبض روح کے لغت عرب یا قرآنی محاورات

---

* تحریر سے ثابت ہو چکا ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب کو احقاق مطلوب نہیں اور ہٹ دھرمی ان کا شعار ہے کیونکہ ثابت شدہ صداقتوں کا وہ انکار کر دیتے ہیں اور اپنے طبعزاد تاویلات پر اصرار۔ پس ان سے بار بار مباحثہ کرنا عقلمند اور مومن کا کام نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ یعنی مسلمان کے اسلام میں یہی خوبی ہے کہ وہ بے فائدہ اور فضول کام کو ترک کر دے۔ منہ

یا حدیث سے ثابت کر دے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں دس ہزار روپیہ انعام دونگا اور ہمیشہ کے لئے اس کے علمی کمال کا قائل ہو جاؤں گا جسطرح چاہے وہ اپنی تسلی کرے۔

زیادہ تر افسوس کے قابل یہ امر ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب برخلاف قرارداد و معاہدہ اہل جلسہ کے اثنائے بیان میں نہایت اضطرابی ظاہر کرتے رہے۔ اور بیہودہ طرق سے مضمون روکنے کی تجویزیں پیش کرتے رہے۔ اور جب مولوی ابو یوسف صاحب اپنا بیان ختم کر چکے تو فوراً ایک نعرہ مارکر اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ ہاتھوں کو بے طرح ہلانے اور جسم کو جنبش دینے لگے اور بجائے اس کے کہ سامعین کی اطمینان کے لئے مولوی ابو یوسف کے دلائل اور بیان کی تردید کرتے کچھ حیرت زدہ اور سراسیمہ ہو کر مولوی ابو یوسف صاحب کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔ کہ آپنے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

مولوی ابو یوسف صاحب نے کہا کہ بندہ خدا کیوں مسجد میں کھڑے ہو کر جھوٹ بولتے ہو۔ کب میں نے آپکا کوئی سوال سنا اور کیا یا اہل جلسہ نے سنا۔

پھر کہا کہ آپنے اپنے بیان میں مسیح علیہ السلام کی وفات کی کوئی دلیل بیان نہیں کی۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ تم کرو میرا بیان اور کس بات کے متعلق تھا۔ جھوٹ نہ بولو۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ یہ وہی مضمون ہے جو جہلم میں میرے مقابلہ میں انہوں نے سنایا تھا۔ مولوی ابو یوسف نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہو گیا اس کا دوبارہ سنانا منع تھا۔ آپ سامعین کو اس کی تردید سنا دیں۔ اور مجھ سے مخاطب نہ ہوں۔ اس کے بعد مولوی ابراہیم صاحب کچھ اور آگے بڑھے اور کچھ مضطربانہ حرکتیں کرنے لگے مقابلہ میں میاں ابراہیم صاحب ٹھیکیدار نے اٹھ کر ان کا بازو پکڑ لیا اور کہا ہوش میں آؤ اور اپنے مقام پر ٹھہر کر رہ کر جو کچھ بیان کرنا ہے کرو۔ تب مولوی صاحب نے ٹھیکیدار صاحب سے کشمکش کی اور زور سے اپنا بازو چھڑانا چاہا اور غصہ سے یہ الفاظ فرمائے کہ میں تمہارے زور کا ہوں ؟ ہو کشمیری بچہ ہوں۔ مولوی ابراہیم کی ان حرکات اور کشمکش سے بہت کچھ کھلبلی پڑ گئی اور بکرار کیصورت نظر آنے لگی تب مولوی ابو یوسف صاحب اٹھ کر مسجد سے باہر چلے آئے اور بعض اوباش لوگوں نے باشارہ مخالفین تالیاں بجانا شروع کر دیں اور مجلس برخاست ہو گئی۔

افسوس کہ ہمارے مخالفین احقاق حق کو مد نظر نہیں رکھتے اور دینی مجالس میں نہایت بدتہذیبی اور بدعہدی کو عمل میں لاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ایسی بدتہذیبی کے حرکات انہیں آیت کریمہ مندرجہ ذیل کا مصداق بنا دیتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون وقالوا ءالھتنا خیر ام ھو ما ضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون۔ (ترجمہ) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب ابن مریم بطور مثال کے مذکور ہوا تو ناگاہ تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجانے لگے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھا بہتر ہیں یا ابن مریم۔ یہ باتیں انہوں نے صرف جھگڑے کے طور پر کیں۔ کیونکہ وہ جھگڑالو اور پرعناد قوم ہے۔“ افسوس کہ کفار مکہ کی طرح یہ لوگ بھی دینی مجالس میں تالیاں پیٹتے ہیں اور مسائل دینیہ پر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ آن موجودہ مسلمانوں کی شائستگی کا نمونہ ہے۔ جنہوں نے حضرۃ مرزا صاحب کی مخالفت کا دم بھرا ہوا ہے۔ حیف حیف حیف۔ اللھم اھد قومی سوانا آمین ثم آمین۔

اس تمام کاروائی کی تصدیق ذیل کے اصحاب ساکنان پسرور نے بھی کی ہے

المشتہر

جماعت احمدیہ پسرور

فٹ نوٹ۔ اگر مولوی ابراہیم صاحب کتب محولہ کے حوالجات جیسا کہ انہوں نے اثنائے وعظ میں کہا ہے غلط ثابت کر دیں تو فی حوالہ انکو علی انعام دیا جاوے گا اور آئندہ آپکا کمال علمی مان لیا جاویگا۔ ورنہ وہ خود ہی شرم کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور حیا کریں

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ مضمون مندرجہ بالا صحیح اور درست ہے

العبد
غلام حکیم برادر چچازاد چودہری الطاف علی صاحب ذیلدار پسرور

العبد
شرف دین سکنہ ظفروال حال وارد پسرور

العبد
حکیم کرامت علی ساکن پسرور

العبد۔ العبد
الطاف علی صاحب احمدی — محمد شفیق صاحب ساکن پسرور

العبد + العبد
محمد ابراہیم احمدی ٹھیکیدار ساکن پسرور + عبد الصمد ولد محمد بخش ٹھیکیدار احمدی

العبد + العبد
محمد دین ولد سلطان احمد کشمیری احمدی + عبد العزیز احمدی ولد گلاب حکیم

العبد + العبد
خادم علی بقلم خود احمدی — بشارت علی بقلم خود

(تمام شد)

وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس
اک جہان کو لا رہا ہے میرے پاس

ایک آئیرلینڈ مسلم قادیان میں

۲۲۔ اکتوبر کو جبکہ خاکسار ایڈیٹر ایک ضرورت کے لئے لاہور گیا ہوا تھا اخویم معراج الدین عمر صاحب رئیس لاہور کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک یورپین صاحب ...... ہندوستان میں آئے ہوئے ہیں اور وہ مسلمان ہیں اور آج ہی بہمراہی میاں معراج الدین عمر و حکیم نور محمد صاحب احمدی ۹ بجے کی گاڑی میں انہوں نے قادیان کو جانا ہے۔ چونکہ میں نے بھی اسی ٹرین میں قادیان آنا تھا اس لئے راستہ میں موقعہ ملا کہ ان کے خیالات دربارہ اسلام سے آگاہی ہو۔ ان کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ ان کے اندر ایک بڑی تڑپ اسلام کی سچی روحانیت کے حصول کی ہے اور کسی ایسے راستباز مسلمان سے ملنا چاہتے ہیں جو کہ اپنے وجود میں ایک مجسم اسلام ہو اور اسلام کے ہر ایک خط و خال کا نقشہ اسمیں پایا جاوے اور اس کی صحبت کی برکت سے وہ خود ایک خدا کا برگزیدہ بن جاوے تا کہ اسلام کی طرف سے ایک نشان اور حجت اپنے آپ کو یورپ وغیرہ بلاد میں پیش کر سکو۔ ہمارے مسلم دوست نے ایک بات راستہ میں یہ بھی بیان کی کہ میں نے یہودی۔ عیسائی اور اسلام مذہب کا مقابلہ کر کے دیکھا ہے۔ صرف ایک اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو کہ بلا کسی غرض اور مقصود کو مد نظر رکھنے کے خدا کی وحدت کی شہادۃ کثرۃ سے دن بھر میں دیتا ہے۔ یہودیوں کی عبادۃ برائے نام ہے۔ عیسائیوں کے گرجوں کا یہ حال ہے کہ ان کی عبادۃ کی بنیاد صرف تنخواہ پر ہے اگر آج تمام پادریوں کی تنخواہیں بند کر دی جاویں تو ان میں سے ایک بھی ایسا نہ رہے گا جو محض خدا تعالیٰ کے لئے عبادت میں مشغول ہو لیکن ہاں ایک مسلمان کو دیکھو کہ اگر وہ ایک سنسان جنگل میں بھی ہوگا تو بھی وہ اپنے خدائے یگانہ کی شہادت بڑے خلوص دل سے بلا کسی مقصود کو مد نظر رکھ کر اسی ویرانہ میں دیگا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ خدا کے وجود پر شاہد عادل ہو سکتا ہے۔ جب کہ وہ ہندوستان کی طرف آتے ہوئے جہاز میں سفر کر رہے تھے تو ان کو ایک رؤیا آئی جس میں بتلایا گیا کہ تمہارا گوہر مقصود ان پہاڑوں کی طرف ملیگا جو کہ ہندوستان میں کابل اور کشمیر کیطرف ہیں۔ اگر ان کو یہ بتلایا جاتا اغلب ہے کہ وہ کلکتہ سے واپس گھر کو پنجاب کے سوا کہیں دور نہ جاتے لیکن کلکتہ سے روانہ ہوتے وقت انہوں نے اپنی ولایت میں اپنے دوستوں کے نام خطوط روانہ کئے کہ جو ہدایت مجھکو میرے گوہر مقصود

ف۱ مولوی ابراہیم صاحب نے اس موقعہ پر بقول شخصے دروغ گوئم برروے تو۔ مولوی ابو یوسف صاحب کے منہ پر تین جھوٹ بولے۔ اول یہ کہ انہوں نے کوئی سوال کیا اور مولوی ابو یوسف صاحب نے جواب نہیں دیا۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے اور نہ مولوی ابو یوسف صاحب اور نہ اہل جلسہ کو اس کا کوئی علم ہے۔ دوسرا یہ کہ مولوی ابو یوسف صاحب نے مسیح کی وفات پر کوئی دلیل بیان نہیں کی حالانکہ سارا مضمون

پانے کے لئے خدا کی طرف سے ملی ہو اس کے تحصیل کے لئے ان پہاڑوں کی طرف روانہ ہوتا ہوں - ان خطوط کو جوالہ سے انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ کل وہ خط ان کو ملے ہوں گے اور انہوں نے پڑھے ہونگے اور آج میں ایک ایسی ہی مقام کی طرف جا رہا ہوں کہ جسکی نسبت میری روح شہادۃ دے رہی ہے کہ یہ وہی مقام ہے کیونکہ جوں جوں میں قریب ہوتا جاتا ہوں میں تسلی پکڑتا جاتا ہوں ۰

امرتسر کے مقام پر جب ٹرین پہونچی تو ہمارے مسلم دوست نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ شاید وہی مقام ہے جو کہ اپنے جنکشن (جائے اتصال) ہونے کے لئے مشہور ہے میں نے کہا کہ ہاں یہ وہی مقام ہے اور یہ ہندوؤں کی ایک مقدس جگہ ہے مسلم دوست نے اس پر کہا کہ یہ بہت پرانا شہر ہے اور اس میں ایک سنہری مندر ہے لوگ اس کے اور ان جیسی دوسری اشیاء اور عمارۃ کے دیکھنے کے بہت شائق ہوتے ہیں اگر بٹالہ سے واپس آتے ہوتے ہوئے مجھے موقعہ ملا تو ایک چکر امرتسر میں لگاؤں گا لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ تمام فانی اشیاء ہیں - ان کے دیکھنے سے کچھ فائدہ نہیں اور نہ مجھے دلچسپی ہے یہ سب دنیاداری ہے اور دنیادار ایسی باتوں پر فخر کرتے ہیں ان نظارہ بازیوں کا کوئی اثر روحانیت سے نہیں اسی لئے میرے نزدیک انکے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۰

اس پر میں نے ان کے ان نیک خیالوں کی بہت تعریف کی اور کہا کہ خدا جب کسی کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے دل سے ایسی آلائشوں کو دھو ڈالا کرتا ہے خدا تعالےٰ کا آپ پر بڑا افضل ہے کہ ان فانی لذات کی طرف آپکے دل کو میل نہیں ہے ۰

اسی تاریخکو وہ لاہور سے چلکر عصر کے وقت قادیان پہونچ گئے جہاں قادیانی احمدی احباب نے بڑے تپاک سے ان کا استقبال کیا نماز مغرب میں وہ جماعت کے ساتھ شامل ہوئے کل لباس انگریزی تھا - سر پر سیاہ بانات کی ایک ترکش کیپ (ٹوپی) تھی مگر انہوں نے بلا تکلف نماز کو اپنی زبان میں تمام ارکان نماز کے ساتھ ادا کیا - بعد ادائیگی نماز میاں معراج الدین صاحب عمر نے ان کو حضرۃ اقدس سے انٹروڈیوس کیا اور .... ان کے مزید حالات سے یوں اطلاع دی کہ -

یہ ایک صاحب ہیں جو کہ آسٹریلیا سے آئے ہیں ۲ سال سے مشرف با سلام ہیں اخبارات میں بھی آپکا چرچا رہا ہے آسٹریلیا سے یہ لنڈن گئے اور وہاں سفیر روم سے انہوں نے ارادہ ظاہر کیا کہ اسلامی علوم سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہوں - سفیر روم نے ان کو کہا کہ تم قاہرہ (دار السلطنت) مصر میں جاؤ مگر تاہم مشورہ کے طور پر لارڈ سٹینلے* نے ان کو مشورہ دیا کہ تمہارا یہ مدعا بمبئی میں حاصل ہوگا ۰ یہ وہاں پہونچے ہوتی کلکتہ آئے راستہ میں ایک رویا دیکھی اور اس جگہ سے لاہور آئے جہاں کہ انہوں نے حضور کا تذکرہ سنا اب زیارۃ کیلئے یہاں حاضر ہوئے ۰

اب ہم ذیل میں وہ گفتگو درج کرتے ہیں جو کہ نو مسلم صاحب اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان ہوئی ۰

مشرف باسلام ہو کر ان کا نام محمد عبد الحق رکھا گیا تھا اور اس لئے آئندہ ہم ان کو محمد عبد الحق صاحب کے نام سے یاد کرینگے ذیل کی گفتگو جو کہ محمد عبد الحق صاحب اور حضرۃ اقدس عم کے مابین ہوئی اس کے ترجمان خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر بی - اے تھے ۰

محمد عبد الحق صاحب - میں جہاں کہیں پھرتا رہا ہوں میرا واسطہ ایسے مسلمانوں سے رہا ہے جو کہ یا تو خود انگریزی جانتے تھے اور بالمشافہ مجھ سے گفتگو کرتے تھے اور یا بذریعہ ترجمان کے ہم اپنے مطالب کا اظہار کرتے تھے - میں نے ایک حد تک لوگوں کے خیالات سے فائدہ اوٹھایا اور بیرونی دنیا میں جو اہل اسلام ہیں ان کے کیا حالات اور خیالات ہیں اس کے تعارف کی آرزو رہی - روحانی طور سے جو میل جول ایک کو دوسرے سے ہو سکتا ہے اس کے لئے زباندانی کی ضرورت نہیں ہے اور اس روحانی تعلق سے انسان ایک دوسرے سے جلد مستفید ہو سکتا ہے ۰

حضرۃ مسیح موعود عم - ہمارے مذہب اسلام کے طریق کی موافق روحانی ترقی صرف دعا اور توجہ ہے لیکن اس سے فائدہ اوٹھانے کے لئے وقت چاہئے کیونکہ جب تک ایک دوسرے کے تعلقات گاڑھے نہ ہوں اور دلی محبت کا رشتہ قائم نہ ہو جائے تب تک اس کا اثر محسوس نہیں ہوتا - ہدایت کا طریق یہی دعا اور توجہ ہے ظاہری قیل و قال اور لفظوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا -

محمد عبد الحق صاحب - میری فطرۃ اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ روحانی اتحاد کو پسند کرتی ہے میں اسی کا پیاسا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس سے بھر جاؤں جس وقت سے میں قادیان میں داخل ہوا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ میرا دل تسلی پا گیا ہے اور اب تک جس جس سے میری ملاقات ہوئی ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے میرا دیرینہ تعارف ہے ۰

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ السلام - خدا کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک روح ایک قالب کو چاہتی ہے - جب وہ قالب تیار ہوتا ہے تو اس میں نفخ روح خود بخود ہو جاتا ہے - آپ کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ جو حقیقت خدا نے مجھ پر کھولی ہے اس سے آہستہ آہستہ آگاہی پالیویں - عام اہل اسلام میں ...... جس قدر عقائد اشاعت پائے ہوئے ہیں ان میں بہت سی غلطیاں ہیں اور یہ غلطیاں ان میں عیسائیوں کے میل جول سے آئی ہیں - لیکن اب خدا چاہتا ہے کہ اسلام کا پاک اور منور چہرہ دنیا کو دکھلا دے - روحانی ترقی کے لئے عقیدہ کی صفائی ضروری ہے جس قدر عقیدہ صاف ہوگا اسی قدر ترقی ہوگی ۰

دعا اور توجہ کی ضرورۃ اس امر میں اسی لئے ہوتی ہے کہ بعض لوگ غفلت کی وجہ سے محجوب ہوتے ہیں اور بعض کو تعصب کی وجہ سے حجاب حائل ہوتا ہے اور بعض اس لئے حجاب میں رہتے ہیں کہ اہل حق سے ان کو ارادۃ نہیں ہوتی مگر جب تک خدا دستگیری نہ کرے یہ حجاب دور نہیں ہوتے پس اس لئے توجہ اور دعا کی ضرورت ہوتی ہے کہ یہ حجاب دور ہوں - جب سے یہ سلسلہ نبوت کا قائم ہے تب سے یہ اسیطرح چلا آتا ہے کہ ظاہری قیل و قال اسمیں کچھ نہیں بناتی ہمیشہ توجہ اور دعا سے لوگ مستفید ہوتے ہیں - دیکھو ایک زمانہ ہوتا تھا کہ آنحضرت صلعم تن تنہا تھے مگر لوگ حقیقی تقوی کی طرف کھچے چلے آتے تھے حالانکہ اب اس وقت لاکھوں مولوی اور واعظ موجود ہیں لیکن چونکہ دیانت نہیں وہ روحانیت نہیں اس لئے وہ اثر اندازی بھی ان کے اندر نہیں ہے انسان کے اندر جو زہریلا مواد ہوتا ہے وہ ظاہری قیل و قال سے دور نہیں ہوتا - اس کے لئے صحبت صالحین اور ان کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے فیض یافتہ ہونے کے لئے ان کے ہمرنگ ہونا اور جو عقائد صحیحہ خدا نے ان کو سمجھائے ہیں ان کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے - جب آپ کو اس بات کا علم ہو جاوے گا کہ فلاں فلاں عقائد ہیں جن میں عامہ اہل اسلام کا اور ہمارا اختلاف ہے تو پھر آپ کی طاقت (اثر اندازی) بڑھ جاوے گی اور آپ اس روحانیت سے مستفید ہونگے جس کی تلاش میں آپ ہیں ۰

محمد عبد الحق صاحب - مجھے ہمیشہ اس امر کی تلاش رہی ہے کہ روحانی اتحاد اور انس کسی سے حاصل ہو اور اسی لئے میں جہاں کہیں پھرتا رہا ہوں - ہمیشہ قدرتی نظاروں سے بطور تفاؤل کے سبق حاصل کرتا رہا ہوں اسیطرح آج میں دیکھتا ہوں کہ میرا آنا اور نئے چاند کا پیدا ہونا (آج شعبان کا چاند نظر آیا تھا) ایک سا ہے چاند کے ابتدائی دن چونکہ ترقی اور حصول کمال کے ہوتے ہیں جیسے جیسے یہ ترقی کریگا اور کمال کو پہونچے گا ویسے ہی میں بھی ترقی اور کمال کو پہونچوں گا (بشرطیکہ قادیان میں مستقل قیام رہا) مجھ کو وہم اور گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ میں آج ہی ایسی موقعہ پر یہاں وارد ہوں گا جبکہ نئے چاند کا ظہور ہوگا - کلکتہ میں جو خط بعض لوگوں نے دیئے ہیں اگر میں انپر عمل درآمد کرتا تو کہیں کا کہیں ہوتا مگر یہاں آکر مجھے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کی تلاش میں میں ہوں وہ لوگ یہی ہیں رنگون میں میں نے آپکے حالات سنے اور چند ایک تصانیف بھی دیکھی تھیں مگر مجھ کو آپکا پتہ معلوم نہ ہوا اور نہ یہ امید تھی کہ اس قدر جلد میں یہاں پہونچ جاؤں گا ۰

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام - ان باتوں سے فراست گواہی دیتی ہے کہ آپ ہماری شرائط کے موافق ہوں گے اور خدا چاہے تو اثر بھی قبول کر سکیں گے لیکن یاد رکھو کہ سنت اللہ یوں ہے

٭ یہ انگلستان میں نو مسلم ہیں

نظم

عالیجناب میر ناصر نواب صاحب

کہنا جسے مصطفیٰ بجا ہے
دل مین نہین جس کے کچھ کدورۃ
ہے جس کا کلام عارفانہ
ہونٹ نہین ہین جس کے آب حیوان
ہے خلق وکرم سی جو کہ موصوف
پارس سے سوا یہ پارسی ہے
ہے خاتم انبیاء کا نائب
ہے حق کی طرف سی جو کہ مامور
ہین جس کے لقب مسیح مہدی
ہے نور کا جس کے بر مین جامہ
وہ کون ہے جانتے ہو لوگو
قرآن کی کر رہا ہے خدمت
تم کرتے ہو اس سی سخت نفرت
تم گالیان دیتے ہو اسے حیف
تم اس کو ستا رہے ہو افسوس
تم اس کے بنے ہو دشمن جان
تم بن گئے... اس کے مدعی آہ
تم خود تو ہو مبتلائے سودا
پیش آئی تمہین گنہ کی شامت
دشوار ہے اس کا رہ پہ آنا
جنت کو سمجھتے ہو جہنم
کیا اس کا علاج ہو بتاؤ
مشکل ہے علاج بدگمانی
تم اس سی نہو جدا عزیزو
تم اس کا کرو علاج آ کر
جو تم کو لگی ہوئی ہین امراض
اللہ نے دی ہے اسکو حکمت
تائید خدا ہے شامل حال
ہمراہی ہین اس کے ہین فرشتے
اقطاب ہین اس کے زیر فرمان
ابدال ہین اس کے دل سی ناصر
بدبخت ہے جو ہے اس سی مہجور
ہان اس کا عدو عدو حق ہے
کیا وصف کرون مین اس کے ناصر
بدبخت و شریر ہے وہ بیشک
جو اس کو ستائے وہ مٹے گا

جو آج خلیفۂ خدا ہے
سینہ مین ضیا ہے اور صفا ہے
منظور خدا ہے جو دعا ہے
آنکھون سی ٹپک رہی حیا ہے
جو پارسی اصل پارسا ہے
اکسیر تو اس کی خاک پا ہے
خود خاتم جملہ اولیا ہے
گم گشتون کا جو کہ رہنما ہے
جو وارث جملہ انبیا ہے
جو فرق سے تا قدم ضیا ہے
احمد کا غلام باوفا ہے
اور خادم دین مصطفیٰ ہے
تم پر دل و جان کردہ فدا ہے
کرتا شب و روز وہ دعا ہے
جو خدمت دین مین لگا ہے
اسلام پہ جو کہ شیفتا ہے
اسلام ہی جس کا مدعا ہے
اور کہتے ہو اسکو بادلا ہے
وارد ہوا تم پہ ابتلا ہے
جو قوم حسد مین مبتلا ہے
چھوٹی نہین یہ بڑی خطا ہے
جو شخص طبیب سے خفا ہے
بدظن تو بڑا ہی ناسزا ہے
دشمن نہین۔ یار باوفا ہے
منظور اگر تمہین شفا ہے
ہر ایک کی اس کے ہان دوا ہے
قرآن کا فہم اسے ملا ہے
افضال کا ابر حق دکھلا ہے
پشتی پہ کھڑا ہوا خدا ہے
ساتھ اس کے گروہ اولیا ہے
ہر سمت سے ہو رہی دعا ہے
دوزخ کے لئے وہ کس بنا ہے
ظالم ہے شقی ہے بے حیا ہے
اس پر دل و جان میرا فدا ہے
اس نیک سی جسکو کچھ گلا ہے
حق کے لئے یہ تو مرمٹا ہے

عیسیٰ کے صفات سی ہی موصوف
کرتا ہے یہ گوڑھیون کو چنگا
احمد کا غلام ہے یہ لاریب
خوبو مین ان سے بہت مشابہ
آدم سے لگا کے تا بہ احمد
ہے اس کی دلیل تیغ سی تیز
عیسائی ہین اس سی سخت عاجز
عیسا کو اتارا آسمان سے
اس وہم کو دور کر دیا خوب
کشمیر مین مقبرہ نکالا
تثلیث پرست ہو گئے خوار
اس قبر کو آؤ ملکے کھودین
نکلے گی ضرور کچھ نشانی
یہ قبر ہے اک نشان رحمت
کھولا ہے اسی نے یہ معما
ہر قوم کے اس نے پردے کھولے
مر قوم گیا ہنوگ کا حال
پردے مین جو کر رہی تھی لچھن
سکھون کا نکالا اس نے چولا
ہندی کا نہین ہے ایک بھی حرف
مہدی کی کتاب ست بچن مین
نانک کی وہی ہے اک نشانی
لاکھون ہین مرید اس کے اینک
اسلام پہ دل سی تھا وہ شیدا
نانک تھا حقیقتاً مسلمان
برہمو کی بھی اس نے عقل ماری
الہام کا جو نہین ہے قائل
ہر قوم پہ کی تمام حجت
ہین جنگ سی اس کو ننگ دشمن
دجال ہین اس سی چھپتے پھرتے
ہر قوم کی چھین لی کرامت
کچھ کم ہے یہ معجزہ عزیزو
پھندون مین پھنسے تھے جو دغا کے
کھولے ہین عجیب اس نے عقدے
عیسیٰ کا بتا کے اس نے مرقد
تم بھول مین پڑ گئے ہو لوگو
تم اس سی کرو نہ پیش دستی
اسلام کے منہ سے دھو دئے داغ
ڈالے تھے جو تم نے اسپہ دھبے
اسلام پہ قرض جو چڑھا تھا
ذمہ نہین اب ہمارے کوڑی

ہر دون کو بیاب جلا رہا ہے
اندھون کو یہ دیدہ شفا ہے
بیشک یہ بروز مصطفیٰ ہے
یوسف کی طرح سی مہ لقا ہے
مجموعہ عطر انبیا ہے
کفار کو قتل کر رہا ہے
ناچار ہر ایک آ رہا ہے
انسان سے خالی اب سما ہے
اعدا پہ پڑی بڑی بلا ہے
مٹی مین گڑا ہوا خدا ہے
ہر سمت سرائے واہ ولا ہے
مٹ جائیگا جو کہ دغا ہے
پلے گا سزا جو ناسزا ہے
رحمت کا خدا کی در کھلا ہے
ہاتھ اس کا عجب گرہ کشا ہے
ہر سمت سے ایک ہو رہا ہے
ہر آریا اس سی جل گیا ہے
وہ کر دیا سب پہ برملا ہے
قرآن ہی جس پہ بس لکھا ہے
ہم نے اُسے جا کے خود پڑھا ہے
چولہ کا وہ نقش چھپ گیا ہے
چومے اُسے جو کہ باوفا ہے
سکھون کا بڑا وہ رہنما ہے
چولہ سے یہ بھید کھل گیا ہے
ثابت ہے کہ اس نے حج کیا ہے
الزام اسے بڑا دیا ہے
عاقل نہین وہ تو باولا ہے
حق گوئی سے وہ نہین کا ہے
واللہ کہ کیا ہی سورما ہے
جن کا کہ طریق پر دغا ہے
یہ ایک ہی معجزہ نما ہے
اندھون کو دکھا دیا خدا ہے
حکمت سی کیا انہین رہا ہے
ہر مفتری اس سی ڈر رہا ہے
سوتے ہوؤنکو جگا دیا ہے
بیشک یہ تمہارا رہنما ہے
منظور کرو یہ پیشوا ہے
اب دیکھو کہ کیا ہی خوشنما ہے
اس نے اُسے خوب دہو دیا ہے
سب کر دیا اس نے وہ ادا ہے
رونیکی ہے یا خوشی کی جا ہے

کی اس نے صلیب پارہ پارہ
خنزیر کو اس نے مار ڈالا
اے ظالمو تم ذرا تو دیکھو۔
احسان کے بدلے دیتے ہو دکھ
مصروف ہے کسطرح شب و روز
مخلوق کا ڈر نہ اسنے امید
سلطان قلم ہوا ہے مشہور
مانے کوئی اسکو یا نہ مانے
آتے نہین اس کے بالمقابل
لاثانی ہے علم اور عمل مین
جل بھن کے کباب ہین عدو سب
استاد خدا ہے یا محمد
حق نے اسے دی عجب لیاقت
ثابت قدمی ہے ختم اس پر
گنتی نہین کچھ مخالفون کی
اس کو نہین اک ذرا تکدر
اپنون سی بھی لوگ کر ذہین بخل
بندی نہین یان کسی کی ہرگز
کرتا ہے ہر اک کی خیر خواہی
کرتا ہے عجب کلام شیرین
ہر بول ہے اس کا ایک موتی
سینہ ہے جواہرات کی کان
ہے ہم کو سدا یہی نصیحت
اللہ کے در پہ سر جھکاؤ
اس کا یہ اثر ہے قادیان مین
اللہ کی یاد دم بدم ہے
دن رات ہے ورد نام مولا
ڈیرے مین مسیح کے یہی ہے
بدیون کو کرو نہ ہم سی منسوب
مہدی کی جناب مین جو پہنچا
ہے آب حیات کا یہ چشمہ
جو اس سی جدا ہوا مرا وہ
جلتے ہین عدو ہمارے ہر دم
دوزخ مین پڑے ہوئے ہین گویا
زقوم چبا رہے ہین دشمن
ان کے لئے پیپ اور لہو ہے
ہے ان کے دلون کو بیقراری
تسکین یہان ہے اور تسلی
وان قہر خدا اور یہان مہر
تم غور کرو ذرا عزیزو
عالم ہین تمہارے سخت جاہل

دجال کی آ گئی قضا ہے
اس دست قلم کو مرحبا ہے
کیا توڑ کے جان لڑ رہا ہے
باز آؤ کہ دادگر خدا ہے
تحریر گئے۔ گئے دعا ہے
مولا ہی سے خوف اور رجا ہے
یہ بات بجا و بے خطا ہے
استاد زمانہ بن گیا ہے
ملاؤن پہ رعب چھا گیا ہے
یہ شاہ ہے مدعی گدا ہے
احباب کو آ رہا مزا ہے
مکتب مین انہین کہ یہ پڑھا ہے
کیا فہم و خرد ہے کیا ذکا ہے
اک حشر زمانہ مین بپا ہے
دیکھو جسے درپئے اذا ہے
کیا قوت دل ہے کیا صفا ہے
غیرون پہ اس جگہ عطا ہے
دشمن کے لئے بھی در کھلا ہے
ہے شاہ دیا کہ وہ گدا ہے
جو بات ہے اس کی دلربا ہے
اور موتی بھی وہ جو بے بہا ہے
دنزات گہر لٹا رہا ہے
اسلام کی بان اتقا ہے
تاکید یہ صبح اور مسا ہے
ہر ایک پہ ہیبت خدا ہے
قرآن کشا وہ جا بجا ہے
گریہ ہے دعا ہے اور بکا ہے
کچھ اور کہو تو افترا ہے
یہ قول تمہارا بد نما ہے
اکسیر کو خاک بنا رہا ہے
جو اس سی جدا ہوا سے بقا ہے
اُسی کے لئے بیٹھی فنا ہے
ابرو پہ شکن ہے ہم خفا ہے
جنت کا ہمین ملا مزا ہے
یان شیر کی شہد کی غذا ہے
انگور و اناریان ملا ہے
ہر وقت دروغ و افترا ہے
اللہ سے لو لگی سدا ہے
یان لطف اور وہان جفا ہے
کچھ ہوش مین آؤ کیا ہوا ہے
پیرون مین بھی مکر اور دغا ہے
(باقی دارد)

خدا کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۴۵۱	حسین بخش صاحب ملازم	دبریکاکلاں	گجرات
۱۴۵۲	مخدوم صاحب راجو	تماپور	علاقہ ڈھواپور
۱۴۵۳	بنی صاحب	″	″
۱۴۵۴	فضلدین صاحب	مانک	سیالکوٹ
۱۴۵۵	اہلیہ فضلدین صاحب	″	″
۱۴۵۶	مراد بخش صاحب	کریام	جالندھر
۱۴۵۷	نذیر احمد صاحب	″	″
۱۴۵۸	اہلیہ مہر خان	″	″
۱۴۵۹	نواب خان	″	″
۱۴۶۰	اہلیہ نواب خان	″	″
۱۴۶۱	محمد علی پٹواری	ہیٹر	سرہند
۱۴۶۲	اہلیہ محمد علی صاحب پٹواری	″	″
۱۴۶۳	اختر حسین صاحب	″	″
۱۴۶۴	نذیر حسین صاحب	″	″
۱۴۶۵	میان عالم صاحب	بدوملی	سیالکوٹ
۱۴۶۶	ملا سبز علی	دیپ گران	ہزارہ
۱۴۶۷	احمد صاحب	″	″
۱۴۶۸	مسماۃ اچھی زوجہ احمد صاحب	″	″
۱۴۶۹	میان کالا صاحب	″	″
۱۴۷۰	میان فقیر صاحب	″	″
۱۴۷۱	مسماۃ رحمت خان	″	″
۱۴۷۲	″ فاطمہ صاحبہ	″	″
۱۴۷۳	میان محمد زمان صاحب	″	″
۱۴۷۴	مسماۃ خیران زوجہ میر شہبان	″	″
۱۴۷۵	کرم نور زوجہ محمد عمر خان	″	″
۱۴۷۶	مسماۃ عرشان نور	″	″
۱۴۷۷	″ صالحہ نور	″	″
۱۴۷۸	″ رحمت نور	″	″
۱۴۷۹	″ کرم نور	تھاتھی	″
۱۴۸۰	عبد الغنی صاحب	″	″
۱۴۸۱	محمد جان صاحب	″	″
۱۴۸۲	سردار جان صاحب	″	″
۱۴۸۳	انور خان صاحب	″	″
۱۴۸۴	برکت علی صاحب	جیٹھی کے	سیالکوٹ
۱۴۸۵	عبد الرحمن پلٹن نمبر ۲۳	اصل باشندہ لاہور اکبری دروازہ حال عدن	
۱۴۸۶	بابو حیدر شاہ صاحب اور سیر معہ اہل بیت وغیرہ جملہ گیارہ کس	صدر شاہ پور	شاہ پور

نمبر	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۴۸۷	جھنڈے خان نمبردار	گھوگھر	گورداسپورہ
۱۴۸۸	سردار علی خان	″	″
۱۴۸۹	مظفر علی خان	″	″
۱۴۹۰	اہلیہ سردار علی خان	″	″
۱۴۹۱	مسماۃ خیران بی بی	″	″
۱۴۹۲	″ فتح بی بی	″	″
۱۴۹۳	اہلیہ جھنڈے خان نمبردار	″	″
۱۴۹۴	میران	دھرم کوٹ بگہ	″
۱۴۹۵	رضا محمد خان اسپل نویس	خاص کجاہ	گجرات
۱۴۹۶	غلام حسین صاحب	رہتاس	جہلم
۱۴۹۷	میان قطب الدین صاحب	گھوکھووال	لائل پور
۱۴۹۸	خلیفہ سراج الدین	گلاسوالا	سیالکوٹ
۱۴۹۹	میرزا علی محمد بیگ انسپکٹر پولیس	پٹی تحصیل قصور	لاہور
۱۵۰۰	میان غلام حسن صاحب	کریام	جالندھر
۱۵۰۱	میان احمد علی صاحب	″	″
۱۵۰۲	میان کرم بخش صاحب	″	″
۱۵۰۳	اہلیہ کرم بخش صاحب	″	″
۱۵۰۴	میان ولی محمد صاحب	″	″
۱۵۰۵	میان کالے خان صاحب	″	″
۱۵۰۶	میان رحمت خان صاحب	″	″
۱۵۰۷	اہلیہ رحمت خان صاحب	″	″
۱۵۰۸	میان جھنجو صاحب	″	″
۱۵۰۹	مسماۃ بی بی رانی صاحبہ	رتنی والہ	″
۱۵۱۰	میان عبد اللہ صاحب	″	″
۱۵۱۱	میان عبد الحفیظ صاحب	″	″
۱۵۱۲	حافظ محمد ابراہیم صاحب	ملوانا	گجرات
۱۵۱۳	میان محمد غوث صاحب	″	″
۱۵۱۴	اہلیہ محمد ابراہیم صاحب	″	″
۱۵۱۵	میان بکھا صاحب	رتی والہ	جالندھر
۱۵۱۶	میان غلام علی صاحب	تلونڈی	سیالکوٹ
۱۵۱۷	حسن بی بی ہمشیرہ غلام علی صاحب	″	″
۱۵۱۸	سکینہ بی بی صاحبہ	″	″
۱۵۱۹	والدہ غلام نبی صاحب	″	″
۱۵۲۰	مسماۃ سردار بیگم صاحبہ	″	″
۱۵۲۱	″ فتح بی بی صاحبہ	″	″
۱۵۲۲	سید بدر الدین صاحب	کریام	جالندھر
۱۵۲۳	میان فیض محمد صاحب	شہر پشاور	پشاور

نمبر	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۵۲۴	اہلیہ فیض محمد صاحب	شہر پشاور	پشاور
۱۵۲۵	دختر فیض محمد صاحب	″	″
۱۵۲۶	مسماۃ کرم بی بی زوجہ رحمان	مکند پور	جالندھر
۱۵۲۷	مسماۃ جیو بیوہ	کریام	″
۱۵۲۸	میان عبد العزیز صاحب	نابھہ	ریاست نابھہ
۱۵۲۹	میان اسمعیل صاحب	″	″
۱۵۳۰	میان ولی محمد صاحب	بینت روال	″ پٹیالہ
۱۵۳۱	میان الہ دتا صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۵۳۲	اہلیہ میان چراغ علی	سنور	ریاست پٹیالہ
۱۵۳۳	میان محمود حسن خان صاحب	″	″
۱۵۳۴	میان عبد الصمد خان صاحب	″	″
۱۵۳۵	میان خان محمد صاحب	″	″
۱۵۳۶	چودھری رحمت خان صاحب	مندرالوالہ	سیال کوٹ
۱۵۳۷	میان نور دین صاحب	کنجاہ	گجرات
۱۵۳۸	میان فیض الٰہی صاحب	″	″
۱۵۳۹	میان ننھو صاحب	سیالکوٹ شہر	سیال کوٹ
۱۵۴۰	میان نبی بخش صاحب کمپونڈر	میانمیر	لاہور
۱۵۴۱	محمد رمضان صاحب اصل	جروال حال میرٹھ	
۱۵۴۲	سید دلیر حسین صاحب	بڈولی	مظفر نگر
۱۵۴۳	اہلیہ سید دلیر حسین صاحب	″	″
۱۵۴۴	مستری رحیم بخش صاحب	راول پنڈی	راولپنڈی
۱۵۴۵	سید امام شاہ	ستھہ سیدان	سیالکوٹ
۱۵۴۶	حکیم برخوردار صاحب	گوبندکی	″
۱۵۴۷	حیاۃ محمد نمبردار	ننگل	″
۱۵۴۸	بودے خان	کریام	جالندھر
۱۵۴۹	اہلیہ بودے خان	″	″
۱۵۵۰	حاکم خان	″	″

لنگر خانہ کی چندہ کی نسبت ہر ایک بیعت کنندہ کو تاکید ہو کہ وہ ضرور خیال رکھے خدا تعالیٰ نے کوئی ایسا روحانی سلسلہ دنیا پر قائم نہیں کیا جسمین چندون کی ضرورۃ نہیں ہوئی جس قدر انبیاء آئے سب کے سب اپنی امت کو اس طرف توجہ دلاتے رہے ہین کہ وہ خدا کی راہ مین ضرور صرف کرین اور ان کے مالون اور جانون مین ضرور خدا کا حصہ چاہیئے یہ چندہ در اصل اس روحانی تعلق کا ثبوۃ ہے جو کہ ایک بیعت کنندہ اپنے مرشد اور آقا کے ساتھ باندھتا ہے اور ہر ماہ وہ اپنے مال میں سے ایک حصہ نکالکر اپنی معیت اور خادمانہ حالت کا ثبوۃ دیتا ہو حضرۃ اقدس علیہ السلام ہمیشہ تاکید فرماتے ہین کہ اس قدر چندہ اپنے اوپر لازم کر و جو کہ نفس پر گران نہ گذرے اور ایک پکا عہد کرو

انوار الاسلام قادیان دار الامان میں منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا